تحفۂ ماہ رمضان

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب

روزہ کی فرضیت میں شان رحمت کا ظہور:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رمضان کی فرضیت کو کس طرح سے بیان فرمایا یہ بھی اللہ کے اللہ ہونے کی دلیل ہے کہ وہ حاکم محض نہیں ہے ارحم الراحمین بھی ہے۔ جو حاکم ہوتا ہے وہ تو مارشل لاء کی سی بات کرے گا کہ روزہ رکھنا پڑے گا، خبردار کھال کھنچوادوں گا، بھوسہ بھروادوں گا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں فرمایا کہ اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا جاتا ہے۔ "کما کتب علی الذین من قبلکم" (گھبرانا مت تم سے پہلے بھی روزہ فرض تھا، پہلے انسانوں نے بھی روزہ رکھا ہے) یعنی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ پچھلے لوگوں پر روزہ کے فرض ہونے کا تذکرہ کرنا یہ اپنے غلاموں پر روزہ کو آسان کرنے کی تدبیر ہے کہ روزہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے کہ سحری سے لے کر غروب آفتاب تک خالی پیٹ رہنے سے کوئی مرجائے گا۔ تم سے پہلے بھی لوگ روزہ دار رہے ہیں، روزہ بھی رکھا اور زندہ بھی رہے۔ لہٰذا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تم پریشان نہ ہونا۔ تھوڑی سی مشقت ہے لیکن اس کا انعام کیا ہے۔ انعام اتنا بڑا ہے کہ جس کو دنیا میں بڑا انعام مل جائے تو بڑی سے بڑی مشقت اٹھانے کو تیار ہوجاتا ہے مثلاً جون کا مہینہ ہے، لو چل رہی ہے اور حکومت نے اعلان کردیا کہ جو اس وقت کیاڑی تک پیدل جائے گا اس کو پیٹرول پمپ کا ایک پلاٹ ملے گا جو پچاس لاکھ کا ہوگا اور مفت میں ملے گا تو اس وقت کتنے لوگ اے سی میں بیٹھے ہوئے اے سی سے کہیں گے تیری ایسی تیسی۔

روزہ اور صحبت اہل اللہ کا ایک انعام عظیم:

تو اللہ تعالیٰ نے روزے کا انعام بیان فرمایا، لعلکم تتقون، کہ تم روزے کی برکت سے میرے دوست بن جاؤ گے، ولی اللہ بن جاؤ گے، صاحب تقویٰ بن جاؤ گے، میں تمہاری غلامی پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دوں گا۔

رمضان شریف میں صحبت اہل اللہ کا فائدہ:

اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے کسی اللہ والے کے پاس رمضان گزارلو تو ڈبل انجن لگ جائے گا۔ جب ریل کوئٹہ جاتی ہے تو چڑھائی بہت ہے اس لئے ایک انجن آگے لگتا ہے اور ایک انجن پیچھے لگتا ہے۔ ایک پیچھے سے دھکا دیتا ہے اور ایک آگے سے کھینچتا ہے جیسے بکرا قربانی کے لئے جب خریدا جاتا ہے تو آگے سے سبزہ ہرا لوسن دکھایا جاتا ہے اور پیچھے سے ایک چھوٹی سی چھڑی سے آدمی اسے آہستہ آہستہ مارتا رہتا ہے۔ جس سے وہ بکرا جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہے۔ ایک لوسن سے اور دوسرے چھڑی سے۔ ایسے ہی ریل کے دو انجن ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں دو انجن دیئے کہ پردیس میں جا رہے ہو، ممکن ہے کہ پردیس کی رنگینیوں میں تم غفلت میں مبتلا ہو جاؤ تو دوزخ کا مراقبہ کرو تا کہ دل پر ایک طرف سے دوزخ کے خوف کی چھڑی لگے اور جنت کا مراقبہ کرو تا کہ جنت کی نعمتوں کا لوسن ملے۔ اسی لئے جنت کی نعمتوں کو تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ وہاں حوریں ہوں گی، دریا ہوں گے، شہد کی نہریں ہوں گی، دودھ کا دریا ہوگا، پانی کا دریا ہوگا اور حوروں کا ڈیزائن تک پیش کیا کہ ان کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی تا کہ یہ ہمارے نالائق بندے دنیا میں کسی غیر محرم عورت کے ڈیزائن کو دیکھ کر اپنے اصلی وطن کے ڈیزائن کو نہ بھول جائیں تا کہ ان کو یاد رہے کہ چند دن کی بات ہے کہ یہ چند دن کا مجاہدہ ہے پھر ہمیشہ کے لئے عیش ہے اور جس کو جنت میں دائمی عیش ملنے والا ہے اس دائمی عیش کا عکس اور فیضان دنیا ہی میں نظر آجاتا ہے جیسے چڑیا ایک ہزار میل پر ہے مگر اس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے تو جن کے لئے جنت مقدر ہے تو جنت کا سایہ دل پر کروڑوں میل سے پڑتا ہے جس کی وجہ سے اللہ والوں کو آپ دیکھیں کہ کیسے مسکراتے رہتے ہیں، کیسے ہنستے رہتے ہیں، ان کے دل میں کیسا اطمینان رہتا ہے کہ پریشان بھی ان کے پاس جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میری پریشانی خود بخود بلا کسی دوا کے غائب ہوگئی۔ امریکہ سے ایک صاحب آتے ہیں ان کو ڈیپریشن ہے، وہ کیپسول اور ٹکیہ کھاتے ہیں لیکن خانقاہ میں قدم رکھتے ہیں تو کہتے ہیں سب کیپسول اور ٹکیہ ختم۔ دواؤں کی ٹکیہ ختم مگر انڈے کی ٹکیہ کھلا دیتا ہوں۔

تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ والوں کی صحبت نعمت مکانی ہے اور رمضان شریف نعمت زمانی ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ رہائش ہو اور رمضان کا مہینہ ہو تو جب زمان اور مکان کے دو دو انجن لگ جائیں گے تو اللہ کے قرب کا راستہ جلد طے ہوگا۔ اسی لئے اکثر بزرگوں نے مریدوں کو رمضان المبارک میں اپنے ہاں اکٹھا کیا۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی بڑے بڑے علماء رمضان میں پہنچ جاتے تھے لیکن جس کو لالچ ہوتی ہے وہی پہنچتا ہے۔ بغیر لالچ دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ لیلیٰ کی لالچ میں مجنوں نے جنگل میں کتنی آہ و فغاں کی کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں۔

تو یہ مبارک مہینہ آنے والا ہے۔ اس لئے مشورہ دے رہا ہوں کہ جس کو جہاں مناسبت ہو روحانی بلڈ گروپ کے مطابق اپنے اپنے مشائخ کے ساتھ رمضان گزار لے تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ رمضان المبارک اور صحبتِ اہل اللہ کے ڈبل انجن سے وہ قریب الٰہی کے مقام بلند پر پہنچ جائے گا۔ اس لئے رمضان کے مہینہ سے گھبرانا نہیں چاہئے کہ سارا دن بھوکا

رہنا پڑے گا بلکہ خوش ہونا چاہئے کہ روزہ فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دوست بنانے کا انتظام فرمایا۔

روزہ کی حکمت:

آگے اللہ سبحان وتعالیٰ نے فرمایا کہ **لعلکم تتقون**۔ روزہ کی فرضیت میں میری شان رحمت کا ظہور ہے، تم کو تکلیف دینے کے لئے روزہ فرض نہیں کر رہا ہوں بلکہ روزہ اس لئے فرض ہو رہا ہے تا کہ تم میرے دوست بن جاؤ جب تم ایک مہینہ تک جائز نعمتوں سے اور ہماری جائز مہربانیوں سے اپنے نفس کو بچاؤ گے کہ دن بھر رزق حلال بھی نہ کھاؤ گے، نہ پیو گے تو اس مشق اور ٹریننگ کے بعد امید ہے کہ بعد رمضان تم حرام چھوڑنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس کے علاوہ رمضان شریف کی ایک اور فضیلت بیان کرتا ہوں۔ یوں تو روزہ کا بہت ثواب ہے کہ جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ایماناً احتساباً روزہ رکھتا ہے۔

من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه (الحدیث)

احتساب کا ترجمہ مولانا علی میاں ندوی دامت برکاتہم (افسوس کہ اب رحمتہ اللہ علیہ ہوگئے۔ جامع) نے حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا تھا کہ احتساب کے معنی ہیں ثواب کی لالچ۔ اللہ والوں کے ترجمہ میں کیا مزہ ہے۔ ایماناً یعنی اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اور احتساباً یعنی ثواب کی لالچ رکھتے ہوئے۔

روزہ داروں کی ایک عظیم الشان فضیلت:

تو حکیم الامت مجدد الملت نے بہشتی زیور حصہ نمبر۳ میں حدیث نقل فرمائی جس میں روزہ داروں کی ایسی فضیلت ہے کہ جب قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا تو روزہ داروں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں دسترخوان بچھوائیں گے اور روزہ دار لوگ میدان محشر کی گرمی اور حساب کی پریشانی سے محفوظ عرش کے سائے میں پلاؤ بریانی کھا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی شاندار مہمانی ہوگی اور قیامت کے دن جس کو عرش کا سایہ مل جائے گا اس کا حساب نہ ہوگا کیونکہ جہاں حساب ہوگا وہاں سایہ نہ ہوگا اور جہاں سایہ ہوگا وہاں حساب نہ ہوگا کیونکہ سایہ رحمت میں بلانا اور ضیافت کرنا یہ مہمان کا اعزاز ہے اور دنیا میں بھی کوئی میزبان اپنے معزز مہمان سے یہ سلوک نہیں کرتا کہ دعوت کے بعد اس سے حساب کتاب لے یا اس کو تکلیف دے تو اللہ پاک ارحم الراحمین ہیں ان کی رحمت سے بعید ہے کہ عرش کا سایہ دے کر پھر حساب کتاب کی پریشانی اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا کریں۔ اس لئے ان شاء اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی اور سایہ عرش پانے والوں کی جنت پکی ہے۔

فدیہ کا مسئلہ:

لہٰذا روزہ دار روزہ رکھ کر تکلیف اٹھالیں اور جو بہت کمزور ہو، بیمار ہو، دیندار ڈاکٹر نے کہہ دیا ہو کہ آپ کے لئے روزہ مضر ہے تو وہ رمضان گزر جانے کے بعد دو سیر گندم کی قیمت روزانہ اکٹھی دے دے لیکن پیشگی دینے سے روزہ کا فدیہ ادا نہیں ہوگا۔

کفارۂ قسم کا مسئلہ:

ایسے ہی قسم کا کفارہ ہے۔ کسی نے قسم توڑ دی تو دس مسکین کو کھانا کھلائے یا دس مسکین کو دو سیر گندم فی کس قیمت ادا کرے۔ مگر دس مسکین کو الگ الگ دے۔ اگر ایک مسکین کو دے گا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا۔ اگر مسئلہ نہیں جانتا اور ایک مسکین کو بلایا اور کہا کہ بھئی میں نے قسم توڑ دی ہے تم یہ دو سیر گندم کے حساب سے دس دن کی قیمت مثلاً ڈھائی سو روپے لے لو تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہو۔ اس لئے چاہے اسی مسکین کو دو مگر دس دن تک دو سیر گندم کی قیمت یومیہ دیتے رہو اور اگر آپ کو جلدی ہے ایک ہی دن میں کفارہ دینے کا شوق ہے تو دس مسکین کو تلاش کر لو اور اگر مسکین نہ ملتے ہوں تو کسی متقی عالم کے مدرسہ میں دو جو شریعت کے مطابق کفارہ ادا کرے گا اور چوراہوں پر جو مسکین نظر آتے ہیں یہ مسکین نہیں، ان کے بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں۔ یہ باقاعدہ گروپ ہوتا ہے۔ ان کا باقاعدہ ٹھیکہ ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے صدقات خیرات مدارس میں دیجئے۔ آپ کو ڈبل ثواب ملے گا۔ آپ کا واجب بھی ادا ہو جائے گا اور صدقہ جاریہ بھی ہوگا۔ ورنہ اگر جوش میں نادانی سے ایک ہی مسکین کو دے دیا تو ایک دن کا ادا ہوگا اور قیامت کے دن نو دن کا مواخذہ ہوگا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا وہاں یہ سوال ہوگا کہ مسئلہ پوچھا کیوں نہیں؟ کوئی روڈ پر موڑ نکالے اور ٹریفک پولیس چالان کر دے اور یہ کہے کہ صاحب مجھے اس قانون کا پتہ نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موڑ نکالا۔ پہلے قانون سیکھو۔ تب روڈ پر آؤ۔ اب روٹ پر آ گئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگروٹ معلوم ہوتے ہو۔

تو رمضان شریف کی یہ ایک ہی فضیلت کافی ہے کہ روزہ داروں کی عرش کے سائے میں اللہ میاں کی طرف سے دعوت ہوگی کہ تم لوگوں نے میری وجہ سے اپنے پیٹ کو تکلیف دی ہے لہٰذا اب قیامت کے دن اطمینان سے کھاؤ جب کہ سب گرمی سے پسینہ سے شرابور حساب دے رہے ہیں اور تم کو ہم میدان محشر کی گرمی سے نکال کر سایہ عرش میں بریانی کھلا رہے ہیں۔ تمہاری دعوت ہو رہی ہے۔ کتنی مبارک ہمت تھی جس سے تم نے دنیا میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے۔

روزہ داروں کے لئے دو خوشیاں:

حدیث پاک میں ہے کہ روزہ داروں کو دو خوشیاں ہیں، ایک دنیا میں افطار کے وقت اور دوسری قیامت کے دن جب وہ اپنے رب سے ملاقات کریں گے۔ افطار میں روزہ دار کو اتنا مزہ آتا ہے کہ روزہ خور اس سے محروم ہوتا ہے۔ افطاری کے وقت روزہ دار اور غیر روزہ دار کے چہرے سے پہچان لو گے۔ اگر کسی نے روزہ نہیں رکھا لیکن پھر بھی ٹھونس رہا ہے کہ یار دہی بڑا کون چھوڑے تو اس کا چہرہ بتا دے گا کہ اس ظالم نے روزہ نہیں رکھا۔ روزہ دار کے چہرہ پر ایک نور رہتا ہے، ایک چمک ہوتی ہے، لیکن افطاری کی دعوتوں کی وجہ سے جماعت کی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ کہیں افطار کی دعوت ہو جس کا نام افطار پارٹی ہے وہاں سموسہ دہی بڑا وغیرہ کی ڈش اور فش ہوتی ہے لہٰذا کبھی بھی افطاری کے لئے جماعت کی نماز مت چھوڑو۔ تھوڑی سی کھجور وغیرہ سے افطاری کر کے پانی پی لو۔ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ کے آؤ اور اطمینان سے کھاؤ

جلدی جلدی کھانے میں مزہ بھی نہیں اور دعوت والے سے پہلے ہی طے کرلو کہ بھئی ہم جماعت سے نماز پڑھیں گے۔ پھر آپ کے افطار کا جتنا بھی سامان ہوا ہم سمیٹنے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ تاکہ میزبان بھی خوش ہو جائے ورنہ بے چارہ ڈرے گا کہ اتنی محنت سے پکوایا اور یہ سب جا رہے ہیں جماعت سے نماز پڑھنے۔ اس لئے اس سے پہلے ہی وعدہ کرلو کہ ابھی جماعت پڑھ کر آتے ہیں پھر آ کے خوب کھاؤ چاہے عشائیہ نہ کھاؤ اور افطاریہ ہی کھالو لیکن افطاری میں اتنا ہوس سے اور ہبک کے کھانا کہ جس سے سجدے میں حلق سے دہی بڑا نکلنے لگے جائز نہیں۔ خود تو سجدہ میں جاتے ہوئے کہہ رہے ہیں، اللہ اکبر اللہ بڑا ہے ادھر دہی بڑا کہہ رہا ہے کہ میرا نام دہی بڑا ہے۔ پہلے میں نکلوں گا۔ اتنا کھانے کی ضرورت کیا ہے۔ اتنا کھاؤ کہ تراویح پڑھ سکو یہ نہیں کہ کھا کے نیند آ گئی اور عشاء اور تراویح غائب یا کھٹی ڈکار آ رہی ہے چورن کھا رہے ہیں اور سیون اپ پی رہے ہیں۔ اتنا کھاؤ جتنی بھوک ہے جو ہضم کرلو معدے کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔

رمضان کی برکات سے محروم کرنے والی دو بیماریاں:

بدنظری:

لہٰذا رمضان میں خصوصاً بدنگاہی سے بچو۔ دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزہ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک یہی بدنظری ہے جس کی میں تفسیر پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بدنظری کو مردوں کے لئے حرام فرمایا ہے اور خواتین کے لئے بھی حرام فرمایا ہے یعنی جہاں یغضوا ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ نظر بچائیں وہیں یغضضن بھی ہے کہ خواتین پر بھی فرض ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں۔

نفس سے ایک مہینہ کا معاہدہ:

نظر بچانے پر انعام حلاوت ایمانی ہے کہ تم کو ایمان کی مٹھاس مل جائے گی یعنی لیلیٰ سے نظر کو بچایا اور مولیٰ کو پایا۔ تو رمضان میں اللہ کے نام پر گزارش کرتا ہوں کہ ایک مہینہ کا وعدہ کرلو، نفس سے معاہدہ کرلو، پورے مہینہ بدنظری نہیں کریں گے۔ ایک مہینہ کی ٹریننگ ہے اور روزہ کا بھی احترام ہے۔ کہتے ہیں کہ پیٹ میں پڑا چارہ تو اچھلنے لگا بے چارہ اور تمہارے پیٹ میں چارہ بھی نہیں اور پھر بھی اچھل رہے ہو۔ روزہ رکھ کر بدنظری بہت بڑے خسارہ کی بات ہے اس لئے فی الحال نفس کو مودب کرنے کے لئے اور مہذب بنانے کے لئے اور ٹریننگ دینے کے لئے ایک مہینہ کا ارادہ کرلو کہ پورے رمضان میں ایک نظر بھی خراب نہیں کریں گے اور رمضان سے پہلے ہی کمر کس لو کیونکہ سفر کرنا ہوتا ہے تو دو دن پہلے ہی سے سامان رکھتے ہو کہ بھئی یہ رکھ لو وہ رکھ لو، ریل میں فلاں فلاں چیز کی ضرورت پڑے گی۔ رمضان کی ریل میں بیٹھنا ہے تو ابھی سے ارادہ کرلو، آج ہی سے مشق شروع کردو۔

برکات رمضان سے محروم کرنے والی دوسری بیماری:

غیبت:

اب دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر ہے۔ غیبت ہے۔ غیبت کرنے والا اپنی نیکیوں کا مال منجنیق میں رکھ کر

مثلاً کراچی سے کلکتہ بھیج رہا ہے، ڈھاکہ بھیج رہا ہے، دبئی بھیج رہا ہے جس کی غیبت کر رہا ہے وہ چاہے دبئی کا ہو، ڈھاکہ کا ہو، کلکتہ کا ہو، مدراس کا ہو، بمبئی کا ہو غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کے اعمالنامہ میں جارہی ہیں جس کی غیبت کر رہا ہے۔ اس لئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم مفلس کو سمجھتے ہیں جو غریب مسکین ہو۔ فرمایا نہیں، مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نیکیاں روزہ نماز تلاوت حج عمرہ وغیرہ لے کر آئے لیکن غیبت سے نہیں بچا جس کی وجہ سے اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی اس نے غیبت کی ہے اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو جس کی غیبت کی ہے اس کے گناہ اس کے سر پر لاد دیئے جائیں گے جس کے نتیجے میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

غیبت کے زنا سے اشد ہونے کی وجہ:

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کا گناہ زنا سے اشد ہے۔

الغیبۃ اشد من الزنا مشکوٰۃ (باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

صحابہ نے پوچھا زنا سے کیوں اشد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کار اپنے زنا سے معافی مانگ لے تو معافی ہو جائے گی۔ جس کے ساتھ زنا کیا ہے اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں۔ زنا کو اللہ نے اپنا حق رکھا ہے۔ یہ حق العباد نہیں ہے لیکن حق العباد ہے۔ جس کی غیبت کی ہے جب تک اس سے معافی نہیں مانگے گا یہ گناہ معاف نہیں ہوگا بشرطیکہ جس کی غیبت کی ہے اس کو اطلاع ہو جائے۔ جب تک اس کو اطلاع نہیں ہوئی تو اس وقت تک اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں مثلاً ایک آدمی نے یہاں بیٹھ کر لاہور کی غیبت کی اور اس کو خبر نہیں ہے پھر اس کو خط لکھنا یا لاہور جا کر معافی مانگنا یہ بالکل عبث ہے، بے کار ہے بلکہ ناجائز ہے کیونکہ خواہ مخواہ آ بیل مجھے مار والی بات ہے۔ وہ سوچے گا کہ یار تم کیسے آدمی ہو کہ غیبت کرتے ہو۔ دیکھنے میں ایسے پیارے دوست بنے ہوئے ہو۔ لہٰذا جس کو اطلاع نہ ہوئی ہو اس سے معافی مت مانگو نہ خط سے نہ وہاں جا کر۔ بس جس مجلس میں غیبت کی ہو وہاں کہہ دو کہ مجھ سے نالائقی ہوگئی، وہ اس کو نظر انداز کرتی ہے اور صرف گندی جگہ پر بیٹھتی ہے اسی طرح ہزاروں خوبیوں کو نظر انداز کر کے میں نے ان کے ایک عیب کو دیکھا اور کیا معلوم انہوں نے اس سے بھی توبہ کر لی ہو اور اللہ کا پیار حاصل کر لیا ہو اور تین دفعہ قل ہو اللہ شریف پڑھ کر بخش دو بلکہ صبح و شام کے جو معمولات میں نے بتائے ہیں وہ پڑھ کر روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں نے زندگی میں جس کی غیبت کی ہو، ستایا ہو یا مارا ہو ان سب کا ثواب اے اللہ! ان کو دے دے اور ان کو یہ ثواب دکھا کر قیامت کے دن راضی نامہ کرا دینا۔ ماں باپ کو بھی اس میں شامل کر لو۔ بزرگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر ملے یا ہر ایک کو پورا ملے گا مثلاً تین دفعہ قل ہو اللہ کا ثواب اگر سو آدمیوں کو بخشا تو کیا سو حصہ لگے گا، بانٹا جائے گا، تقسیم ہوگا؟ مگر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہی ہے کہ جس کو حکیم الامت نے نقل کیا ہے کہ ثواب تقسیم نہیں ہوگا سب کو برابر ملے گا۔ سورۃ یٰسین شریف پڑھ کر بخشو تو دس قرآن پاک کا ثواب اور تین دفعہ قل ہو اللہ شریف پڑھ کے بخشو تو ایک قرآن پاک کا ثواب ہر

ایک کو پورا پورا ملے گا چاہے بے شمار آدمیوں کو بخشوا ور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے یہ قریب ہے۔

کفارۂ غیبت کی دلیل منصوص:

تو غیبت کے تعلق بہت بڑے بڑے علماء بھی اس مسئلہ سے واقف نہیں ہیں۔ وہ یہی کہیں گے معافی مانگنا پڑے گی یہ حق العباد ہے، بندوں کا حق ہے۔ لیکن حکیم الامت کا مضمون الطرائف والظرائف میں، میں نے خود پڑھا ہے کہ جس کی غیبت کی ہے جب تک اس کو اطلاع نہ ہو اس سے معافی مانگنا واجب نہیں بلکہ بعض وجہ سے جائز بھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس کا دل برا ہوگا کہ یار تم اچھے خاصے دوست بن کر میری غیبت کر رہے تھے تو یہ اذیت پہنچانا ہوگا، کیونکہ اس کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میری غیبت کی گئی ہے لہٰذا جب تک اطلاع نہ ہو اس سے معافی مانگنا واجب نہیں بلکہ مندرجہ بالا طریقہ سے اس کی تلافی کرنا کافی ہے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے استغفار کرے، محدثین نے لکھا ہے کہ یہ اسی صورت میں ہے جب اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو یا اس کا انتقال ہوگیا ہو۔ ہاں اگر اطلاع ہوگئی تو اب اس سے معافی مانگنا واجب ہے۔ جب تک معافی نہیں مانگو گے یہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔ اس کو میں جب بیان کرتا ہوں تو بڑے بڑے علماء میرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں غیبت کی حرمت کا عجیب عنوان:

اور اللہ تعالیٰ نے کس عنوان سے ہم کو غیبت سے نفرت دلائی ہے کہ طبیعت میں اگر ذرا سلامتی ہو تو کبھی کوئی غیبت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، قرآن پاک کی آیت ہے۔

ترجمہ: اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے، اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ (بیان القرآن)

یعنی جب مردہ بھائی کا گوشت کھانا تم ناگوار سمجھتے ہو پھر غیبت کیوں کرتے کیونکہ غیبت کرنا گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے تو غیبت کر کے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو اور مردہ اس لئے فرمایا کہ وہ موجود نہیں ہے اس لئے مردہ کی طرح وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔

غیبت کا سبب کبر ہے:

رمضان کا مہینہ آ رہا ہے بعض ایسے ظالم ہیں کہ رمضان میں اور زیادہ غیبت کرتے ہیں کہ بھئی ٹائم پاس نہیں ہو رہا ہے آؤ کسی کچھ گل کریں۔ پیٹ میں روزہ ہے اور غیبت کر کے حرام کے مرتکب ہو رہے ہیں اور مردہ کا گوشت کھا رہے ہیں۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے یا سنتا ہے وہ اپنے کو اس سے بہتر سمجھتا ہے۔ جو اپنے کو سب سے حقیر

سمجھے گا وہ تو سوچے گا کہ کیا پتہ قیامت کے دن ہمارا کیا حال ہوگا۔ حکیم الامت کا یہ جملہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرو کہ اے اللہ! میں سارے مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور سارے جانوروں سے اور کافروں سے کمتر ہوں فی المآل کہ نہیں معلوم خاتمہ کیسا ہونا ہے۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ:

کیوں اس کی غیبت کرتے ہو۔ ہوسکتا ہے اس کی کوئی نیکی اللہ کے ہاں قبول ہو اور ہوسکتا ہے کہ ہماری کسی خطا پر اللہ کا عذاب اور غضب لکھا ہوا ہے۔ اس لئے نہ غیبت کرو نہ سنو اور کوئی غیبت کرنے لگے تو یہ جملہ کہہ دو کہ بھائی غیبت نہ کرو، ماشاء اللہ ان میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ جو تم نے دیکھا ہے انہوں نے اس سے توبہ کر لی ہو کیا تم نے یہ حدیث نہیں پڑھی۔ **التائب حبیب اللہ**

توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے اور کیا قرآن پاک کی یہ آیت نہیں پڑھی۔ **ان اللہ یحب التوابین** اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے تو جس کا گناہ تم نے دیکھا بھی ہے ممکن ہے کہ اس نے توبہ کر لی ہو اور توبہ سے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن گیا ہو تو محبوبان خداوند تعالیٰ کی تم غیبت کرتے ہو اور اللہ کے محبوب کی برائی کر کے اپنے اوپر غضب الٰہی کو خرید رہے ہو۔

غیبت کے متعلق ایک نہایت اہم حدیث:

اور غیبت کے بارے میں ایک حدیث تو ایسی ہے کہ جس کو سن کر شاید ہی کوئی ایسا ظالم اور احمق ہوگا جو غیبت کرے یا سنے۔ مشکوٰۃ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وھو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ الخ

(مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۳)

جب کسی کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔ اور مدد کرنے سے کیا مراد ہے؟ یعنی غیبت کرنے والے کی بات کو رد کرے جیسے ہمارے سید الطائفہ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی غیبت کرتا تو خاموش رہتے اور جب وہ غیبت کر چکتا تو فرماتے کہ جو کچھ تم نے کہا بالکل غلط ہے ہم ان کو جانتے ہیں وہ ایسے آدمی نہیں ہیں جیسا تم کہتے ہو۔ غرض کچھ تو کہو، کچھ تو منہ سے نکال کہ میاں وہ ہم سے اچھے ہیں، ان میں بہت سی خوبیاں ہیں وغیرہ، یہ نہیں کہ خاموشی سے سن لیا اور ایک لفظ بھی نہیں بولے یا غٹرغوں کبوتر کی طرح اس کی ہاں میں ہاں ملادی کہ یار مجھے تو بہت عرصہ سے یہی ڈاؤٹ (Doubt) تھا آج تو تم نے بہت بڑا راز آؤٹ (OUT) کر دیا اور اسے خبر نہیں کہ خود ہو گیا ناک آؤٹ (Knock out)۔

تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے سامنے مسلمان کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرے مثلاً یہی کہہ دیا کہ ہمارے سامنے غیبت مت کرو کہ وہ بہت اچھے آدمی ہیں وغیرہ تو نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا بتاؤ بھئی کتنا بڑا انعام ہے۔ ایک جملہ سے اپنے بھائی کی مدد کر دینا یا خواتین اپنی بہن کی مدد کر دیں کہ ہمارے سامنے غیبت مت کرو، غیبت تو سننا بھی حرام ہے تو کتنا بڑا انعام ملے گا کہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو جائے گی۔ اگر وہ کہے کہ بھائی ہم کوئی جھوٹ تھوڑی بول رہے ہیں۔ یہ واقعی بات ہے حقیقی بات ہے تو کہہ دو کہ واقعی بات ہے تب ہی تو غیبت ہے۔ اگر جھوٹی بات ہوتی تو بہتان ہوتا۔ غیبت کی تعریف یہی ہے کہ سچی برائی جو پیٹھ پیچھے نقل کرے۔

غیبت کی حرمت بندوں سے اللہ کی محبت کی دلیل ہے:

غیبت کا حرام کرنا حق تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ پیار اور رحمت کی دلیل ہے جیسے کوئی ابا اپنے بچے کو خود تو ڈانٹے گا مگر پسند نہیں کرے گا کہ میرے بیٹے کی برائی ہوٹلوں میں اور اسٹیشنوں پر سڑکوں پر ہو۔ غیبت کے حرام ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شان رحمت کی یہ عظیم دلیل ہے یا نہیں؟ کہ واقعی اس میں یہ عیب ہے مگر اس کا یہ تذکرہ بھی نہ کرو، میرے بندہ کو رسوا نہ کرو۔ اگر بہت ہمدردی ہے تو اس کو خط لکھ دو یا خود چلے جاؤ اور اس کو سمجھا دو۔ اور اگر مدد نہیں کی غیبت سنتا رہا یا سنتی رہی تو کیا عذاب ہے سن لو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **فان لم ینصرہ وھو یقدر علی نصرہ ادرکہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ**

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۳)

جس کی غیبت کی جا رہی ہے اگر اس کی مدد نہ کی درآنحالیکہ اس کی مدد پر قادر تھا تو اللہ اس کو پکڑے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں۔ اس کی شرح محدثین نے کی ہے۔ **ای خذلھم اللہ وانتقم منہ** اللہ اس کو دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا اور اس سے انتقام لے گا۔ اس حدیث کے بعد میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ غیبت کرنے یا سننے میں کچھ فائدہ نہیں۔ کتنا بڑا عذاب ہے لہٰذا جو بھی غیبت کرے اس سے کہہ دو کہ معافی چاہتا ہوں میرے کانوں کو آپ گنہگار نہ کیجئے، میرے سامنے غیبت نہ کیجئے۔ جس کی آپ غیبت کر رہے ہیں ان میں سب خوبیاں ہیں اور کیا معلوم کس کا خاتمہ کیسا ہونا ہے اور قیامت کے دن کیا ہونے والا ہے۔

ماہ رمضان میں تقویٰ سے رہنے کی برکات:

دل میں پہلے ایک مہینہ کا معاہدہ تو کرو ایسا نور آئے گا کہ رمضان کے بعد بھی ان شاء اللہ اس نور سے محروم ہونے کو دل نہ چاہے گا۔ جو بڑی روشنی میں رہ لیتا ہے۔ مثلاً ایک ہزار پاور کے بلب میں تو پھر چالیس پاور کے بلب میں اس کی لوڈشیڈنگ معلوم ہوگی۔ بس ایک مہینہ تقویٰ کے بڑے بلب میں رہ لو۔ ایک مہینہ کے لئے نفس کو آسانی سے منا لو کہ

بھئی معاہدہ کرتے ہیں کہ نہ بدنظری کریں گے، نہ جھوٹ بولیں گے، نہ غیبت کریں گے اور خواتین یہ معاہدہ کرلیں کہ ہم ایک مہینہ بے پردہ نہیں نکلیں گے، برقعہ سے نکلیں گے اور جھوٹ بھی نہیں بولیں گے، کسی کی غیبت بھی نہیں کریں گے اور گھر میں وی سی آر، ٹیلی ویژن بھی نہیں چلنے دیں گے۔ ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور ہر روز اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ! ہم یہ مہینہ تقویٰ سے گزار رہے ہیں آپ اس مہینہ کا تقویٰ قبول کرکے گیارہ مہینہ کے لئے بھی ہمیں متقی بنا دیجئے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ جس کا رمضان جتنا بہتر گزرے گا جتنا زیادہ تقویٰ سے گزرے گا اس کے گیارہ مہینہ بھی پھر ویسے ہی گزریں گے اور جو رمضان میں گناہ کرے گا اس ظالم کے گیارہ مہینے بھی تباہ ہوجائیں گے۔ جیسے بزرگوں نے فرمایا کہ حج میں حرمین شریفین جاکر جو آپس میں لڑ جائیں تو ان کی کبھی دوستی نہیں ہوسکتی، وہ اپنے ملکوں میں بھی آکر لڑتے رہیں گے، الامن تاب مگر جو معافی مانگ لے۔ حرم کی خطا کی توبہ بھی حرم میں ہی کرلیجئے۔ حدود حرم میں جو دم واجب ہوتا ہے وہ حدود حرم ہی میں دینا پڑتا ہے۔ اپنے ملکوں میں آکر بکرا دے دو تو دم ادا نہیں ہوگا۔ اسی طرح حدود حرم کی خطاؤں کی تلافی حدود حرم ہی میں کرلو اور ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ جاؤ کہ بھائی مجھ سے غلطی ہوگئی، حاجی صاحب مجھے معاف کردو۔ حدود حرم کی خطاؤں کو وہیں معاف کرالو، حقوق العباد ہو یا حق اللہ ہو۔ بس اس مہینہ کا حق میرے دل میں آج یہی آیا ہے کہ آپ حضرات کو رمضان کے مبارک مہینہ کے لئے آج ہی سے مستعد کردوں اور نفس کے گھوڑوں کی لگام زبردست ٹائٹ کردی جائے کہ یہ ایک مہینہ اللہ کے نام پر فدا رہو۔ ایک مہینہ کے لئے ان شاء اللہ نفس مان جائے گا کہ کوئی بات نہیں چلو مولوی صاحب کی بات مان لو، ایک مہینہ کا معاملہ ہے۔ اس کا اثر ان شاء اللہ یہ ہوگا کہ ایک مہینہ جب تقویٰ کے نور میں رہیں گے تو رمضان کے بعد بھی گناہ کی ہمت نہیں ہوگی۔ اندھیروں سے مناسبت ختم ہوجائے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ احترام رمضان کے صدقے میں تقویٰ فی رمضان کی برکت سے تقویٰ فی کل زمان میں ہمیں دے دیں۔ جیسے حرمین شریفین میں جن لوگوں نے نظر کو بچایا اللہ نے ان کو عجم میں بھی تقویٰ دے دیا کہ تقوی فی الحرم ذریعہ بن گیا، تقویٰ فی العجم کا۔ ایسے ہی تقویٰ فی رمضان کو اللہ تعالیٰ سبب بنادیں۔ تقویٰ فی غیر رمضان کے لئے بھی وفی کل زمان کے لئے بھی۔

بس بھئی دیکھو راستہ بہت آسان ہوگیا کہ نہیں؟ سب لوگ آج ہی اپنے نفس سے ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور تقویٰ کے بڑے پاور بلب میں رہنے کی مشق کرلو اور قبولیت کے اوقات میں دعا کرتے رہو۔ افطار سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے اور سحری کے وقت میں تہجد کا وقت ہوتا ہے۔ سحری کے لئے اٹھتے ہو اور اٹھنا ہی مشکل ہوتا ہے لیکن سحری کھانے کے لئے تو اٹھنا ہی پڑتا ہے، جب اٹھ گئے اور کلی بھی کی منہ بھی دھویا تو پورا وضو ہی کرلو اور سحری سے پہلے دو رکعات پڑھ لوالا یہ کہ وقت جارہا ہو تو اور بات ہے۔ سحری سے پہلے کیونکہ پیٹ خالی ہوتا ہے تو اللہ بہت یاد آتا ہے اور دعا میں دل لگتا ہے۔ اس لئے سحری کھانے سے پہلے ہی دو رکعات پڑھ لو۔ سحری کے بعد پڑھنا مشکل ہے کیونکہ شیطان ڈراتا

ہے کہ دن بھر کیسے پار ہوگا۔ مغرب تک تو کھانا نہیں ملے گا اس لئے خوب سحری ٹھونس لو، ڈبل اسٹوری بھرلو، فرسٹ فلور بھی بھرلو، سیکنڈ فلور بھی بھرلو، بیسمنٹ (Basement) بھی بھرلو، چاہے دن بھر کھٹی ڈکار آتی رہے۔ لہٰذا اتنا نہ کھاؤ۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اتنا کھاؤ جو ہضم ہو جائے تو طاقت زیادہ رہے گی۔ تجربہ کی بات کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے زیادہ ٹھونس لیا تا کہ دن بھر بھوک نہیں لگے ان کو زیادہ کمزوری محسوس ہوئی، معدے کا نظام خراب ہو گیا، دن بھر کھٹی ڈکاریں آئیں اور کمزوری زیادہ ہوئی۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر اتنا ضروری ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واجب کر دیتے۔ لہٰذا سنت میں اتنی زیادہ محنت مت کرو کہ ٹھونسا ٹھونس مچادو۔ ایک کھجور کھا کر پانی پینے سے بھی سنت ادا ہو جائے گی۔ اگر سحری کو کچھ نہ ہو یا بھوک نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی سے بھی سنت ادا ہو سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سنت کو اتنا آسان فرمایا پھر آپ کیوں اتنی زیادہ زحمت فرماتے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ تعالیٰ روزہ کو آسان فرما دیتے ہیں۔ اس لئے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

اور اس مبارک مہینہ میں اللہ سے رزق حلال مانگو اور رزق حرام چھوڑنے کی تدبیر کرو۔ رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگو اور کوشش کرو، حلال تلاش کرو لیکن جب تک رزق حلال نہ مل جائے، جوش میں آ کر حرام کا دروازہ مت چھوڑو۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ ہے بعض لوگوں نے حرام چھوڑ دیا اور حلال بھی نہ پایا تو شیطان آ گیا اور کہا کہ تم نے اللہ کے لئے حرام چھوڑا تھا لیکن اللہ نے تمہیں حلال نہیں دیا۔ اس طرح اللہ سے بدگمان کر دیا اور بہت سے کافر ہو گئے۔ لہٰذا کفر سے بچانے کے لئے یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کفر سے بہتر ہے کہ تم نادم گنہگار ہو اور کوشش کرتے رہو اور نیت کرلو کہ جب حلال مل جائے گا تو جتنی حرام آمدنی کھائی ہے اس کو صدقہ واجبہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کریں گے نیت کرلو اللہ کے ہاں نیت پر بھی مغفرت کی امید ہے۔

روزہ داروں کی دعاؤں پر حاملین عرش کی آمین:

جس دن رمضان کا چاند نظر آئے گا اس دن سے روزہ داروں کی دعاؤں پر عرش اٹھانے والے فرشتوں کی آمین لگ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اے میرے عرش اعظم کے اٹھانے والے فرشتو تم میری حمد وثناء چھوڑ دو، میری تسبیحات چھوڑ دو، سبحان اللہ الحمد للہ، اللہ اکبر مت پڑھو، بس میرے روزہ دار بندوں کی دعاؤں پر آمین کہتے رہو۔ پورے رمضان آپ کو عرش اٹھانے والے فرشتوں کی آمین ملے گی اس لئے خوب دعا مانگنا میری صحت اور عمر میں برکت کی بھی اور توانائی کی بھی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے اور قبول فرمائے۔

☆☆☆